دسویں قسط

حسرت

جناب عابد رضا صاحب بیدآر۔ رضا لائبریری رام پور

سہ ماہی تذکرۃ الشعراء کے جو پرچے، یا جن پرچوں کے حوالے مجھے مل سکے، وہ یہ ہیں۔

تذکرۃ الشعراء، جزو اول (جولائی ۱۹۱۴ء)

تذکرہ:۔ ثاقب بدایونی۔

حیات بخش رسا

رسا کے علاوہ اور بھی بعض اُن شاعروں کا نام جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے!

احسان رام پوری، احسان شاہجہانپوری، ہجرت شاہجہانپوری، رئیس اکبرآبادی، کیف

عظمت اللہ برق

انتخاب:۔ دیوانِ اسیر لکھنوی
دیوانِ تنہا } شاگردانِ مصحفی
دیوان شہیدی

غزلیات شعرائے موجودہ: غزل تازہ حسرت موہانی

تنقیدِ رسائل کتب:۔

رسالہ معلومات لکھنؤ: "اردو زبان کے اس وقت جتنے رسالے نکلتے ہیں اُن میں سے کوئی مفید دلچسپ اور ضروری معلومات بہم پہونچانے کے لحاظ سے لکھنؤ کے جدید ماہوار رسالہ معلومات کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مسٹر عبدالوالی بی اے علیگ نے جو اس رسالہ کے ایڈیٹر ہیں علمی اور اقتصادی

مضامین کو جس خوبی اور صفائی کے ساتھ آسان اور سُلجھی ہوئی زبان میں ادا کیا ہے وہ انھیں کا حصہ ہے۔

قیمت سالانہ ۵ر

سفینۂ نوح - نوح ناروی کا پہلا اردو دیوان - ۱۲ر

اشتہار: سدیشی اسٹورس رسلگنج علی گڈھ، سید فضل الحسن حسرتؔ موہانی منیجر

تذکرۃ الشعراء جزو دوم (اکتوبر ۱۹۱۴ء)

تذکرہ: محمد امان نثارؔ دہلوی

بقاء اللہ خاں بقاؔ

مرزا محمد تقی بیگ مائلؔ دہلوی

انتخاب:

دیوان مخمورؔ لکھنوی، عیشؔ، آتشؔ و غافلؔ شاگردان مصحفیؔ

غزلیات:۔ حسرتؔ و امیرؔ بدایونی

ادب الکاتب والشاعر: از علی حیدر طباطبائی۔

تنقید رسائل و کتب: کشمیر جنت نظیر یعنی ایک نئے انداز کا سفرنامہ، مصنفہ محمد طریف ایم اے امپریل رکارڈ آفس کلکتہ قیمت ۸ر

جزو سوم، جنوری ۱۹۱۵ء

غزلگوئی اور اس کے شرائط - از امداد امام اثرؔ

انتخاب دیوان مومنؔ و حسرتؔ موہانی

فہرست کتب موجودہ مطبع فیض عام علی گڈھ

شبلیؔ، حالیؔ اور سجادؔ حسین کی وفات پر نوٹ۔

جزو چہارم، اپریل ۱۹۱۵ء

تذکرہ شبلی نعمانی

انتخاب دیوان مومن ونسیم وتسلیم

جزو پنجم، جولائی ۱۹۱۵ء

تذکرۂ حالی وسجاد حسین و ثاقب اکبرآبادی و مست بنارسی

انتخاب دیوان رشکی وحالی و بدر و بے نظیر و مست ومضطر خیرآبادی

اس کے بعد ممکن ہو کوئی پرچہ نکلا ہو لیکن غالباً ۱۹۱۹ء سے پہلے پھر یہ نوبت آنہ سکی۔

ستمبر ۱۹۱۹ کے الناظر (لکھنؤ) میں یہ اشتہار چھپا ہے "تذکرۃ الشعراء" جولائی ۱۹۱۹ء سے پھر جاری ہو رہا ہے مگر مجھے ۱۹۲۰-۱۹۱۹ء کا کوئی شمارہ نہیں ملا۔

اُردوئے معلی کا تیسرا دور ۱۹۲۵ء سے شروع ہوتا ہے:۔

۱۹۲۵ء (جلد ۱۶) اردوئے معلی

جنوری و فروری:۔ صوبجات متحدہ آگرہ واودھ کی مُسلم میونسپلٹیاں۔

ارباب سخن: دیباچہ: تفصیلی رپورٹ (باب اوّل: متروکات سخن)

باب دوم: معائب سخن۔ باب سوم محاسن سخن باب چہارم۔

نوادرات سخن۔ باب پنجم۔ اصلاح سخن۔ پہلا باب۔

انتخاب دیوان شاہ حاتم (تنقید رسائل: رسالہ نشتر احمد آباد۔ اڈیٹر علی خاں نشتر۔)

مارچ:۔ ارباب سخن وفارام رامپوری (۱۸۶۹ء تا ۱۹۱۶ء)

نکات سخن کا پہلا باب۔ متروکات سخن جاری۔

انتخاب دیوان۔ رنگین ونثار شاگردان حاتم۔

شجرۂ طیبہ سلسلہ چشتیہ صابریہ رزاقیہ

اپریل: ارباب سخن: گستاخ رامپوری (۱۸۶۶ء تا ۱۹۱۴ء

متروکات سخن، جاری

ملفوظ رزاقی۔ از حضرت عبدالباری فرنگی محلی

تنقید رسائل وکتب کی ذیل میں

روحانیت گورکھپور، زیرادارت آزاد سبحانی۔

مرزا غالب کی شاعری۔ از مرزا محمد عسکری بی اے

مئی وجون:۔ نکاتِ سخن کا سلسلہ متروکاتِ سخن جاری

ملفوظِ رزاقی' جاری

انتخاب دیوان میر محمدی۔ بیدار۔ میر عبدالحیٔ تاباں، ماہر

جولائی: تخیل کے کرشمے (حسرت کی ایک نظم)

نکاتِ سخن جاری

ملفوظِ رزاقی۔ جاری

انتخاب دیوانِ معروف۔ نواب محمد یار خاں۔ امیر۔ احمد یار خاں افسر۔

اگست وستمبر:۔ جلسۂ تحفظ آثار متبرکۂ حجاز منعقدہ لکھنؤ بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء میں حسرت موہانی کا خطبۂ صدارت

ملفوظ رزاقی: جاری

تنقید رسائل وکتب:۔ شرر کی تصانیف "ثانی اثنین" "ذی النورین" "ابوالحسنین" اور ناول مینا بازار

تاریخ دریا باد از برج بھوکھن لال محب۔ خطوط سرسید مرتبہ راس مسعود۔

لیتھوگرافی۔ از وحید الدین نظامی۔ دیوان غالب مع شرح۔ مرتبہ نظامی۔ قاموس المشاہیر مرتبہ نظامی۔ معارف النغمات حصہ ۲۔ از ٹھاکر نواب علی خاں

شعرالہند، حصہ ۱، عبدالسلام ندوی۔ چھ چھ خون، ناول از اکبر علی

گل رعنا، عبدالحیٔ۔ جاپان از راس مسعود مترجمہ عنایت اللہ۔ آپ بیتی از نظیر حسین فاروقی

ذکری از مولانا آزاد۔ بشریٰ از مولانا سلیمان۔

اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر:۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس، کانپور کا حسرت موہانی کا استقبالیہ خطبہ صدارت

تنقید رسائل وکتب :۔

قیل وقال۔ از محمد فاروق دیوانہ گورکھ پوری۔ ایم۔ ایس سی (علیگ) مذہب اور فلسفہ پر

شاہانِ مالوہ۔ از امیر احمد علوی۔

روحِ تنقید از ابوالحسنات سید غلام محی الدین قادری بی اے۔

نشاطِ روح۔ از اصغر گونڈوی

۱۹۲۶ء (جلد ۱۷)

جنوری و فروری :۔ حضرت مولانا عبدالباری (۱۲۹۵ھ تا ۱۳۴۴ھ)

نکاتِ سخن جاری

تنقید رسائل وکتب :۔

یادگارِ انیس، مولفہ امیر احمد علوی

باطل شکن، از شاہ جعفر پھلواری ابن شاہ سلیمان پھلواری

رحمتِ باری۔ سوانح عبدالباری۔ مولفہ شہید انصاری زیر ترتیب۔

مارچ :۔ ذبیح چھپرا موی۔ خود نوشت

چکبست کا فروری ۱۹۲۶ء میں انتقال ہوگیا۔ مختصر تعزیتی نوٹ۔

نکاتِ سخن جاری۔

انتخاب دیوانِ بقا، بیتاب برادرِ رنگین، طالب رام پوری، عشرت بریلوی

اپریل، مئی، جون :۔

چکبست لکھنوی (۱۸۸۲ء تا ۱۹۲۶ء) [زمانۂ طالب علمی ہی میں آپ نے ادبی اور اصلاحی مضامین ...... خراج تحسین وصول کرنے لگے تھے۔ اس زمانے میں آپ کی شہرت ایک نثر نگار ہی کی حیثیت سے زیادہ تھی۔ نظم نگار کی حیثیت سے دنیائے ادب نے آپ کو ۱۹۱۱ء و ۱۹۱۲ء کے

بعد سے پہچانا جبکہ آپ کی مشہور نظمیں "گائے" اور "رامائن" کا ایک سین شائع ہوئیں۔]

(اقتباس)

پہلی آل انڈیا کمیونسٹ کانفرنس کانپور میں حسرت موہانی کا استقبالیہ خطبہ [بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کمیونزم اور خونریزی و فساد لازم و ملزوم ہیں حالانکہ اس کی حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ ہم لوگ عدم تشدد کو صرف ضرورت و مصلحت کی بنا پر جائز سمجھتے ہیں اور مہاتما گاندھی کی طرح اس کو ہر حالت میں بطور اصول لازم نہیں قرار دیتے۔ نیز بعض احمق یا شریر لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کمیونزم اور "جو تیرا سو میرا" دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جائداد اور ملکیت کی دو قسمیں مقرر ہیں: ایک ذاتی جس کو انگریزی میں پرسنل کہتے ہیں۔ مثلاً گھڑی۔ چھتری۔ لوٹا۔ بستر کپڑے۔ مکان وغیرہ۔ دوسری شخصی۔ جس کو انگریزی میں پرائیویٹ کہتے ہیں۔ مثلاً زمین کارخانے وغیرہ۔ اور کمیونسٹ اصول کا عمل ذاتی جائداد پر نہیں صرف شخصی پر ہوتا ہے۔

"زمین بھی ہوا اور پانی کی طرح عطیۂ الٰہی ہے جس پر کسی کی ملکیت نہیں مقرر نہیں ہو سکتی البتہ اس کو انسان حسب ضرورت اپنے فائدے کے لئے استعمال کر سکتا ہے اور اس باب میں بدنظمی کو رد کئے اور اپنی آزادی و آرام کے قائم کرنے کی غرض سے ہر مقام کے لوگ اپنے کل معاملات کا انتظام جمہوری اصولوں پر خود کر سکتے ہیں۔ اسی کا نام سوویٹ گورنمنٹ ہے۔

"ہماری پارٹی کا تفصیلی لائحہ عمل جو سوویٹ کانسٹی ٹیوشن سے ملتا جلتا ہوا ہے۔ ہماری اس پہلی کانفرنس میں پیش ہو کر پاس ہوگا۔ ہمارے اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ:۔

(۱) ہندوستان میں سوراج یعنی آزادی کامل کا کل جائز ذریعوں سے قائم کرنا۔

(۲) سوراج قائم ہونے پر یہ دیکھنا کہ اس سوراج کی ہیئت سوویٹ ری پبلک کی ہو۔ جہاں کمیونزم کے کل اصولوں پر عمل کیا جائے۔

(۳) سوراج کے قائم ہونے تک کاشتکاران اور مزدوروں کی فلاح اور آزادی کی ہر ممکن کوشش کرنا اور اس ضمن میں ہندوستان کی ہر سیاسی جماعت کے ساتھ اس حد تک—

اشتراک عمل کو جائز رکھنا جس حد تک وہ جماعت ہمارے مذکورہ بالا اغراض کی تائید کرے۔

(۴) کمیونزم کے اصولوں کی اشاعت کا سامان کرنا اور جمہور کو اپنا ہمخیال بنانا تاکہ سوراج کے قیام کے ساتھ فوراً اُن پر عمل ہو سکے۔

"اس موقع پر یہ بیان کردینا ضروری ہے کہ کم از کم فی الحال ہماری جماعت کا دائرۂ عمل صرف ہندوستان تک محدود ہے، دیگر ممالک کی جماعتوں سے ہمارا تعلق صرف ہمدردی و ہمخیالی کا ہے۔ اس راہ میں ہم اُن سب کے عموماً اور تیسری انٹرنیشنل کے خصوصاً ہمعصر ضرور ہیں، ماتحت نہیں۔ نہ ہم اُن کو کوئی عملی مدد دیتے ہیں اور نہ وہ ہماری کوئی مالی اعانت کرتے ہیں"

"بعض بد باطن لوگ کمیونزم پر یہ بے جا تہمت لگاتے ہیں کہ وہ لازمی طور پر مذہب کی دشمن ہے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ہم لوگ مذہب کے معاملے میں انتہا درجہ کی رواداری کو مناسب سمجھتے ہیں، جو شخص ہمارے اصولوں کو مانے وہ ہمارے فرقے میں داخل ہو خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان، عیسائی ہوں یا بودھ، مذہبی شخص ہو یا لامذہب۔ بالفاظ دیگر ہم ہر مذہب کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک لامذہبی بھی ایک مذہب ہے"

ہمارے بعض مسلمان لیڈر بلاوجہ کمیونزم کو اسلام کے خلاف بتاتے ہیں، حالانکہ حقیقت حال بالکل مختلف ہے، مثلاً سرمایہ داری کے خلاف تو اسلام کا فیصلہ شاید کمیونسٹ عقیدے سے بھی زیادہ سخت ہو اور فریضۂ زکوٰۃ کا منشا بھی زیادہ تر یہی ہے کہ خلق خدا میں جب تک ایک بھی بھوکا ہے اس وقت تک مالداروں کو عیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ قرآن میں نماز کے بعد سب سے زیادہ زور زکوٰۃ ہی پر دیا گیا ہے اور خلیفۂ اوّل نے ادائے زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کا حکم دیا تھا.... علاوہ بریں سود کے قطعی حرام ہونے کا بھی یہی سبب ہے کہ سود خوار صرف اپنے سرمائے سے بغیر محنت کے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور یہ بات اصولِ اسلام کے اسی طرح منافی ہے جس

طرح اصولِ کمیونزم کے خلاف "۔

کمیونزم پالٹکس کی آخر ترین اور بہترین شکل ہے اور اسی لئے اگر ہمیں اپنے فرسودہ پروگرام کو ترک کر کے کوئی نئی راہِ عمل اختیار کرنا ہے تو اسی کو کیوں نہ کریں جو بہترین اور آخری ترین ہے۔ (اقتباسات)

جولائی تا دسمبر۔

ارباب سخن، نکاتِ سخن وانتخابِ سخن [تعارفی نوٹ]

متروکاتِ سخن [آخری قسط]

حالاتِ حسرت مع تصویرِ حسرت [یہ عنوان ٹائیٹل پر موجود ہے مگر میرے پیش نظر جو شمارہ ہے اس میں اس قسم کی کوئی چیز موجود نہیں اس کی جگہ پر شاہ حاتم کے دیوان زادہ کا انتخاب موجود ہے]

دیوانِ حسرت، حصۂ دہم [یہ بھی ٹائیٹل کے خبرنامے کے برخلاف اندر موجود نہیں ہے]

تنقید رسائل وکتب :۔

رسالہ نشتر احمد آباد :

"سرہنج افغاناں جناب عیسیٰ خاں صاحب نشتر نے احمد آباد سے اس ادبی، اخلاقی مذہبی رسالے جاری کر کے اردو زبان کی ایک بڑی خدمت اپنے ذمہ لی ہے ...."

رسیدِ کتب :۔ ہند عہدِ اورنگ زیب میں۔ از مرزا یار جنگ سمیع اللہ بیگ

کشاف الہدیٰ مقدمہ کتاب الہدیٰ۔ از جناب سیٹھ یعقوب حسن

... "ریویو آئندہ پرچہ میں"

(باقی)